© rasailojaraid.com

مدیر کے نام

اختر حسین عزمی 'پتوکی

''امریکا کے صدارتی انتخابی نتائج'' (جنوری ۲۰۰۵ء) اب تک امریکی انتخابات کے حوالے سے آنے والے تجزیوں میں انفرادیت کا حامل ہے۔ عالمی ردعمل' امریکی ایجنڈا و پالیسی کے پیشِ نظر مقابلے کی حکمت عملی کے لیے اہم نکات بالخصوص پاکستان کی خارجہ پالیسی پر نظرثانی کی ضرورت پر زور اور موجودہ حکمرانوں کی غلط روش پر گرفت کرتے ہوئے تمام جمہوری قوتوں کو بنیادی مقاصد کے لیے مل کر جدوجہد کرنے کی دعوت ملک وملّت کو درپیش مسائل کے لیے راہنما خطوط ہیں۔ دوسری طرف ''امریکا میں مسلمان'' (جنوری ۲۰۰۵ء) امریکا اور امریکی معاشرت کی چشم کشا تصویر ہے اور امریکا میں مقیم مسلمانوں کی مشکلات کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔

عبدالجبار بھٹی 'قصور

''پاکستان: سیاسی وسماجی صورت حال'' (جنوری ۲۰۰۵ء) کے ذریعے جہاں معاشرتی صورت حال سے آگہی ہوئی وہاں مصنف کا یہ جملہ کسی تبصرے کا محتاج نہیں: ایک اسلامی لیڈرشپ کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ تعلق باللہ اور تعلق بالعوام دونوں کی مالک ہوتی ہے۔ اس کا خدا اور خلقِ خدا ہر دو سے رابطہ ہوتا ہے--- اسلام کے نام لیواؤں پہ خاص ذمہ داری عاید ہوتی ہے کہ وہ وقت کے اقتصادی چیلنج کا جواب پیش کریں۔

''سفر لیبیا: مشاہدات وتاثرات'' (جنوری ۲۰۰۵ء) سے لیبیا کے احوال سے آگہی ہوئی خاص طور پر پابندی اٹھنے کے بعد۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کرنل قذافی نے لیبیا اور گردونواح کو امریکی آماجگاہ بنا کر ایک انقلابی لیڈر کے بجائے لارنس آف عریبیا کا کردار ادا کیا ہے۔

مبشر اجمل 'لاہور

عیادت سے متعلق چند باتیں ہی معروف ہیں لیکن ''عیادت کے ۲۳ نسخے'' (جنوری ۲۰۰۵ء) پڑھ کر اندازہ ہوا کہ اس حوالے سے مریضوں اور مصیبت زدگان کے لیے کتنی روشنی اور ایمان وتزکیے کا سامان ہے۔

خورشید عالم 'بونیر

''مسلمان کا نصب العین'' (دسمبر ۲۰۰۴ء) نے ایک نیا عزم وولولہ دیا۔ جس طرح مولانا مودودیؒ نے مسلمانوں کو زندگی کے نصب العین سے آشنا کیا ہے' اگر واقعی اس کو اپناتے ہوئے عمل کیا جائے تو اُمت مسلمہ میں جدوجہد کی ایک نئی رودوڑ پڑے۔

© rasailojaraid.com